مضمون

محدث اعظم مولانا سیّد محمّد صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ

مجدّدِ مأتہ حاضرہ

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ولادت ووفات کی تاریخیں خود فرمائی ہیں ان کا ذکر یہاں ضروری ہے لہٰذا میں مناسب خیال کرتا ہوں مخدومی عالی جناب صاحبزادہ مولانا سیّد محمد صاحب اشرفی کا وہ مضمون جو تاریخوں پر مشتمل پورا درج کر دوں۔

مرتّب

مولانا حسنین رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ

مضمون

محدث اعظم مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ

مجدّدِ

مِأتہ حاضرہ

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ولادت و وفات کی تاریخیں خود فرمائی ہیں ان کا ذکر یہاں ضروری ہے لہٰذا میں مناسب خیال کرتا ہوں مخدومی عالی جناب صاحبزادہ مولانا سید محمد صاحب اشرفی کا وہ مضمون جو تاریخوں پر مشتمل پورا درج کردوں۔

مُرتّب

مولانا حسنین رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ

امام الہدیٰ عبد المصطفیٰ احمد رضا علیہ الرحمۃ

حدیث شریف میں فرمایا: — ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا امر دینھا — اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لیے ہر صدی کے سرے پر مجدّد دین بھیجتا ہے — رواہ ابو داؤد فی سُننِہٖ وحسن بن سفیان فی مسندہ والبزار فی المسند والطبرانی فی المعجم الاوسط وابن عدی فی الکامل والحاکم فی مستدرک وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی المدخل وغیرھم من المحدثین — اس حدیث جلیل کی شرح میں شیخ الاسلام بدرالدین ابدال رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذہب الاشعریۃ میں لکھتے ہیں :-

اعلم ان المجدّد انما ھو بغلبۃ الظن ممن عارفہ بقرائن احوالہٖ والانتفاع بعلمہٖ ولا یکون المجدد الا عالمًا بالعلوم الدینیّۃ الظاھرۃ والباطنۃ ناصرًا للسنّۃ قامعًا للبدعۃ۔

یعنی مجدّد کی شناخت قرائن احوال سے کی جائے اور دیکھا جائے کہ اُس کے علم نے کیا نفع پہنچایا اور مجدّد وہی ہوگا جو علوم دینیہ ظاہرہ و باطنہ کا عالم و عارف ہو سنّت کا مددگار ہو بدعت کا اکھاڑنے والا ہو۔

امام جلال الدین سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں :—

والذی ینبغی ان یکون المبعوث علی راس المائۃ رجلاً مشہوراً معروفاً مشاراً الیہ وقد کان قبل کل مائۃ ایضاً من یقوم بامر الدین والمراد بالذکر من انقضت المائۃ وھو حی عالم مشہور مشار الیہ ملخصا۔

یعنی اچھا یہ ہے کہ صدی کا مجدد وہ شخص ہو جو مشہور و معروف ہو اور امورِ دین میں جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو اور پہلے بھی ہر صدی میں مجدد ہوتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ مجدد صدی گذشتہ کے خاتمہ پر اپنی زندگی میں مشہور عالم اور علماء کا مشار الیہ رہ چکا ہو۔

حدیث شریف ہم کو ہر صدی میں ایک مجدد کی تشریف آوری کی بشارت سناتی ہے۔ آئمہ کرام پتہ دیتے ہیں کہ گذشتہ صدی کے آخری حصہ میں جس کی شہرت ہو چکی ہو اور موجودہ صدی میں بھی وہ مرکزِ علوم سمجھا جاتا ہو اُس کے قدم مجدد کے قدم ہیں۔

اب آؤ دیکھیں کہ تیرھویں صدی گذر گئی اور چودھویں صدی قریب نصف حصہ کے طے کر چکی ہمارا مجدد تیرھویں صدی میں پیدا ہو چکا اور شہرت حاصل کر چکا اور چودھویں صدی میں علماء دین کا مشار الیہ قرار پا چکا جس پر علامہ بدر الدین ابدال و امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت گذر چکی۔ اس کی تلاش کرو۔

ہمیں اس جستجو میں آسمان پر پرواز کی حاجت نہیں کرۂ زمین کے طواف کی ضرورت نہیں رُبعِ ارضِ مسکون وہ بھی صرف آبادیٔ اسلام وہ بھی صرف آستانہ جات علماء کرام کی خاک روبی ہمارے مدعا کو کافی ہے اب ہم ہیں اور پُرشوق نگاہیں ـــــ تمناؤں بھرا دل ـــــ نظر اُٹھتی ہے تو ہندوستان سے گذر کر سمندر کو طے کر کے اسلام کے مرکز اور دین کے محور مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی گلی گلی کا طواف اور کوچہ کوچہ کا چکر لگا رہی ہے ـــــ کبھی غلافِ کعبہ پکڑے عرض کر رہی ہے کہ اے مالک و مولیٰ جل و علا ہمارے مذہبی رہنما اور دینی پیشوا کا پتہ دے ـــــ کبھی روضۂ مقدسہ کے سامنے باادب عرض گذار ہے کہ اے دوجہاں کے آقا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیک ہمیں حضور اپنی بشارت کا مصداق بتائیں ـــــ اُن عرضیوں کے ساتھ چار آنسو نذر کر رہی ہے۔

الحمد للہ کہ عرضی قبول ہوئی اور عقلِ سلیم مجالس علماء کی طرف لے چلی اور حرمین شریفین کے مفتیان کرام و آئمہ حرمین عظام و جمیع علماء اسلام کے قدموں پہ ہمیں ڈال دیا ـــــ ہم چُپ ہیں ساکت و صامت ہیں کہ تابِ گویائی باقی نہیں ہے اتنا دیکھتے ہیں کہ ان علماء کے دستِ اقدس میں کوئی معتمد و مستند رسالہ کوئی معتقد و منتقد مجالہ ہے اور اُن کے قلم و زبان کسی کی مداحی میں یوں زمزمہ سنج ہیں مناقبِ عَلیّہ کا اظہار ان لفظوں سے ہو رہا ہے

عالم علامہ کامل ـــــ، استاذ ماہر، مجاہد معزز، باریکیوں کا خزانہ محفوظ، برگزیدہ، گنجینۂ علوم کے مشکلاتِ ظاہر و باطن کا کھولنے والا، دریائے فضائل، علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک، امام پیشوا، روشن ستارہ، اعدائے اسلام کے لیے تیغ بُرّاں، استاذ معظم، نامور مشہور ہمارا سردار جلیل القدر دریائے زخار، بسیار فضل، دلیر، بلند ہمت، ذہین دانشمند، بحرِ ناپیدا کنار، شرف و عزت والا صاحب ذکا، ستھرا ہمارا مولیٰ، کثیر الفہم منقبتوں اور فخروں والا، یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، علماء مکہ اُن کے فضائل پر گواہ اِس ـــــ صدی کا مجدد زبردست عالم، عظیم الفہم جن کی فضیلتیں وافر، بڑائیاں ظاہر،

دین کے اصُول وفروع میں تصانیف متکاثرہ مشہور۔ ان کے کمال
کا بیان طاقت سے باہر علم کا کوہ بلند۔ طاقتور زبان والا۔ حاوی جمیع
علوم۔ ماہر علوم غریبہ۔ دین کا زندہ کرنے والا۔ وارث نبی سید العلماء
مایۂ افتخار علماء۔ مرکز دائرہ علوم ستارۂ آسمان علوم۔
مسلمانوں کا یاور ونگہبان۔ حکم۔ حامی شریعت خلاصۂ علمائے راسخین
فخر اکابر۔ کامل سند معتمد۔ پشت پناہ۔ محقق اور ولایت صحیحہ کی
تصدیق یوں کی جارہی ہے کہ آفتاب معرفت کثیر الاحسان۔ کریم النفس
دریائے معارف مستحبات وسنن وواجبات وفرائض پر محافظ۔
محمود سیرت۔ ہر کام پسندیدہ۔ صاحب عدل عالم باعمل۔ عالی ہمم۔
نادر روزگار۔ خلاصہ لیل ونہار۔ اللہ کا خاص بندہ۔ عابد۔ دنیا
سے بے رغبتی والا۔ عرفان ومعرفت والا۔ خبیر۔

میں اُس مالک پر صدقے اُس آقا پر ماں باپ قربان جس
سے ایک حامی سنت ماحی بدعت مشہور عالم کی تمنا عرض کی
گئی اور ہم کو اس کا پتہ ملا جو سنت واہل سنت کا یاور ونگہبان
اور بدعت واہل بدعت کے لیے تیغ براں اور علم میں کوہ بلند۔
کامل سند مرکز دائرہ علوم امام وپیشوائے اہل اسلام ہے۔ اُس کا
نشان ملا جو نہ صرف باطن کا عالم ہے بلکہ وہ دریائے معرفت اور اللہ
کا خاص بندہ۔ عالی ہمم خلاصۂ لیل ونہار ہے۔ بلکہ ہم اس کو پاگئے جو
علماء کی زبان پر اس صدی کا مجدد پکارا جاتا
ہے۔ وہ کون ہے؟ ــــ بدعتیوں کی آنکھیں کور ہوں ــــ حاسدوں
کی نگاہوں میں خاک ہو ــــ وہ وہی ہے جو بریلی کے مقدس
گھرانوں میں ۱۲۷۲ھ کو پیدا ہوا اور ۱۲۸۵ھ کو ۱۳ برس کی عمر
میں پروان چڑھا اور علوم کا سرتاج ہو کر منصب افتاء کا
عزت بخش ہوا اور ۲۰ برس تک تیرھویں صدی میں اپنے فتاوی
وتصانیف سے علوم کے دریا بہائے اور عرب وعجم نے سر عقیدت
ٹیک دیئے اور ۱۳۲۴ھ میں اُس کی سرکار اعلیٰ بلند وبالا کو وہ
عروج کامل ہوا کہ ہند وسندھ، افغانستان وترکستان، عراق
وحجاز، خاص حرمین محترمین کے علماء نے زانوئے ادب تہ کر دیئے
اور عقیدت کے وہ کلمات نذر گزارے جن کو ابھی تم سن چکے ہو
(دیکھو حسام الحرمین شریف) بتاؤں وہ مجدد کون ہے ــــ؟ سنو
اور گوش ہوش سے سنو وہ وہی مقدس مفتی ہے جس کی زبان
پر قدرت نے تاریخ ولادت کے لیے اس آیہ کریمہ کی تلاوت
کروائی ہے۔ اُولٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

---

۱۲ ۷۲

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا
اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔
کچھ سمجھے کہ اُولٰئِكَ یعنی وہ لوگ، کن کی طرف اشارہ ہے
دیکھو آیہ کریمہ مذکورہ کے پہلے کی آیت ــــ فرماتا ہے :ــــ

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون
من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابنا
ئھم او اخوانھم او عشیرتھم۔

یعنی تو نہ پائے گا اُنہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ وقیامت
پر کہ اُن کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں
نے خدا ورسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ بیٹے
یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔
یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی

طرف کی رُوح سے اُن کی تائید فرمائی ــــ تم ہمارے ممدوح کی
پاکیزہ زندگی پر ایک نظر کر جاؤ اور کفر و مرتدین و فرقِ ضالین کا
جو رَدّ و استیصال فرمایا ہے اُس پُر نظر ڈالو تو بے ساختہ کہہ اُٹھو
گے کہ آیہ کریمہ کا خلعتِ فاخرہ تنِ اقدس پر کیسا پُر زیب ہے۔
اب ذرا کریمہ مذکورہ کے بعد کی آیت تلاوت کرو، فرماتا ہے :-
ویدخلھم جنّٰتٍ تجری من تحتھا الانھٰرُ
خٰلدین فیھا رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہُ ط اولٰئک
حزبُ اللّٰہ الا انّ حزب اللّٰہ ھمُ المفلحون۔
یعنی انہیں باغوں میں اللہ تعالیٰ لے جائے گا نیچے نہریں
بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں اللہ اُن سے راضی
اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں خبردار
اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔
بتاؤں کہ وہ اللہ والا مجدّد کون ہے؟ جس کو آیہ کریمہ
کی بشارت کا وہ حق و استحقاق ہے کہ اگر اولٰئک میں بعد لام کے
الف کو کتابت میں ظاہر کردو تو اس کی عمر شریف کی تعداد ۶۸ برس
کا پتہ چلتا ہے۔ اب اولائک کی جگہ ممدوح کا تصور کرو اور پاکیزہ
حیات کو سوانح کر بعونہٖ تعالیٰ کہہ سکتے ہو کہ وہ اڑسٹھ برس والا
کامل الایمان و مؤید من اللہ تھا۔
بتاؤں کہ وہ مؤید من اللہ مجدّد کون ہے؟ ــــ بے دینوں
کا ستیاناس ہو ــــ حاسدوں کا بُرا ہو، وہ وہی مبارک ہستی ہے
جس کے علم و کمال و فضل بے مثال نے دشمنوں کی آنکھیں خیرہ کر دیں
اور اسلام و اہل اسلام کی موجودہ پُر شور و شر زمانہ میں پچپن برس
تک مدد و محافظت فرما کر دین کو تازہ زندگی عطا کر کے

۱۳۴۰ھ کو اڑسٹھ برس کی عمر شریف میں ہماری نگاہوں سے
پوشیدہ ہو گیا اور ۲۵ صفر یوم جمعہ مبارکہ کو اپنے ربّ سے جا ملا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
بتاؤں کہ وہ محیِ دین مجدّد کون ہے؟ جو اپنی وفات
شریف سے چار ماہ بائیس روز قبل بمقام کوہ بھوالی اپنے وصال
کی تاریخ یہ بتا چکا ہے بلکہ یہ کہو کہ تاریخ وفات کے لیے بھی جس کے
زبان سے قدرت نے یہ آیہ کریمہ تلاوت کرائی۔

وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ ط

۱۳۴۰ھ

یعنی خدام چاندی کے کٹورے اور گلاس لیے اُن کو گھیرے ہیں"
قرآن کریم میں یہ بشارت ابرار کے لیے آئی ہے اور ابرار کے معنی
مدارک شریف میں یہ لکھے ہیں :ــــ
ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ فِی الْاِیْمَانِ اَوِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْذُوْنَ
الذَّرَّ وَلَا یُضْمِرُوْنَ الشَّرَّ۔ یعنی ابرار کے معنی ہیں
سچے ایمان دار یا وہ لوگ جو چیونٹی تک کو ایذا نہیں دیتے۔
اور نہ کسی شر کو پوشیدہ رکھیں۔
اب پھر ایک مرتبہ ہمارے ممدوح کی نفیس زندگی کے اوراق
کا مطالعہ کرو بے اختیار کہہ پڑو گے کہ ایسا سچا ایماندار ایسا شور و
شر کا مٹنے والا اور بلا وجہ شرعی کسی کو رنجیدہ نہ کرنے والا کوئی
دوسرا دیکھنے میں نہیں آیا اس کو یاد رکھنا کہ تلاوت آیہ کریمہ مذکور کے
ساتھ یہ بھی ارشاد کر دیا گیا ہے کہ آیت کریمہ سے "وّ" کو نہ پڑھو تو بحساب ابجد
۱۳۴۰ھ ہوتے ہیں جو تاریخ وصال حضرت خاتم المحدثین مولانا

وصی احمد صاحب قدس سرہٗ کی ہے اب اگر دونوں تاریخوں کو ملا کر پڑھو تو یوں کہو کہ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ

۱۳ ھ ۴۰

یہ عطف اُس اختصاص باہمی کا پتہ دیتا ہے جو حُضّارِ آستانہ پر پوشیدہ نہیں ہے بتاؤں کہ وہ صادق الایمان مجدّد کون ہے؟ جس نے اپنی وفات سے عرب و عجم کو تاریک کر دیا اور جس کی ہزاروں تصانیف عَلیّہ اُس کی حیات کو بعونہٖ تعالیٰ باقی رکھے گی جو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان منتقل فرمایا گیا مگر اعانت و مدد کا ہاتھ ہمیشہ اسلام و مسلمین پر ان شاء اللہ تعالےٰ رہے گا۔

بتاؤں کہ وہ مشہور مجدّد کون ہے؟ جس کے وصال میں عامہ اہلِ اسلام بے چین ہو کر کہتے ہیں کہ ہمارا امام رخصت ہو گیا ___ جمیع علماء اسلام کہتے ہیں کہ **مجدّد مائۃ حاضرہ** وصال فرما گیا اور تمام مشائخ عظام جو مسند رشد و ہدایت کی زینت ہیں فرماتے ہیں کہ **قطب الارشاد** اُٹھ گیا ___ غرض عرب و عجم میں ہلچل پڑ گئی بلکہ ارواح طیبہ پر بھی بڑا اثر پڑا ___ بتاؤں کہ وہ محبوب و ممدوحِ خلائق **مجدّد** کون ہے ___؟ جس کی خبر وفات سنتے ہی ہر طبقہ کو حسرت کے عالم میں سکتہ ہو گیا اور زبانیں بے ساختہ دعائیں دینے لگیں اور برکتیں حاصل کرنے لگیں ___ چنانچہ حضرت والد ماجد قبلہ مدظلہٗ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکل گیا کہ **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** دیکھا گیا تو یہ وصال کی تاریخ کا جملہ ہے۔

۱۳ ۴۰ ھ

اب میں ممدوح کا نام و لقب مبارک بتاتا ہوں تم کہو اور رہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ہم کہیں: ___

۱۳۴۰ ھ

امام الہدیٰ عبد المصطفیٰ احمد رضا علیہ الرحمۃ

سنہ ۱۹۲۱ء

بعض واقعات

وصیت نامہ تحریر کرایا پھر اس پر خود عمل کرایا وصال شریف تک کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے، جب ۲ بجنے میں ۴ منٹ باقی تھے وقت پوچھا ___ عرض کیا گیا ___ فرمایا گھڑی کھلی ہوئی سامنے رکھ دو ___ یکایک ارشاد فرمایا تصاویر ہٹا دو، یہاں تصاویر کا کیا کام ___ یہ خطرہ گذرنا تھا کہ خود ارشاد فرمایا یہی کارڈ لفافہ روپیہ پیسہ ___ پھر ذرا وقفے سے برادر معظم حضرت مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب سے ارشاد فرمایا وضو کر آؤ قرآن عظیم لاؤ ___ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ برادرم مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب سلمہٗ سے پھر ارشاد ہوا اب بیٹھے کیا کر رہے ہو یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو اب عمر شریف سے چند منٹ رہ گئے ہیں حسب الحکم دونوں سورتیں تلاوت کی گئیں، ایسے حضور قلب اور تیقظ سے سنیں کہ جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سننے میں پوری نہ آئی یا سبقت زبان سے زیر زبر میں اس وقت فرق ہوا خود تلاوت فرما کر بتا دی ___ اس کے بعد سیّد محمود علی صاحب ایک مسلمان ڈاکٹر عاشق حسین صاحب کو اپنے ہمراہ لائے اُن کے ساتھ اور لوگ

بھی حاضر ہوئے، اُس وقت جو جو حضرات اندر گئے سب کے سلام کے جواب دیئے اور سید صاحب سے دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ فرمایا — ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰحضرت قبلہ سے حال دریافت کرنا چاہا مگر وہ اُس وقت حکیم مطلق کی طرف متوجہ تھے اُن سے اپنے مرض یا علاج کے متعلق کچھ نہ ارشاد فرمایا — سفر کی دُعائیں جن کا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام و کمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھیں، پھر کلمہ طیبہ پورا پڑھا — جب اُس کی طاقت نہ رہی اور سینہ پر دَم آیا ادھر ہونٹوں کی حرکت وذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرۂ مبارک پر ایک لمعہ نور چمکا جس میں جنبش تھی جس طرح لمعان خورشید آئینہ میں جنبش کرتا ہے — اُس کے غائب ہوتے ہی وہ جانِ نور جسم اطہر حضور سے پرواز کر گئی — اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط —

خود اسی زمانہ میں ارشاد فرمایا تھا جنہیں ایک جھلک دکھا دیتے ہیں وہ شوقِ دیدار میں ایسے جاتے ہیں کہ جانا معلوم بھی نہیں ہوتا ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو ٹھیک نماز جمعہ کے وقت مجھے اس بات کا مشاہدہ ہوا کہ محبوبانِ خدا بڑی خوشی سے جان دیتے ہیں — جان کنی کا وقت سخت ترین وقت ہے لوگوں کے چہروں پر وحشت چھا جاتی ہے ورنہ کم از کم شکن پڑ جاتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو یہ جسم و رُوح جیسے دو پُرانے دوستوں کے فراق کی گھڑی ہے مگر بجائے کلفت مسرت دیکھی وہ وصال محبوب کی پہلے سے بشارت پا چکے تھے — وصال محبوب کا وقت قریب آگیا ہے — عزیز و اقارب گرد و پیش حاضر ہیں، مگر کسی کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے یقیناً وہ ایسی ذات سے عنقریب ملا چاہتے ہیں، جو اُن کو سب پیاروں سے کہیں زیادہ پیاری اور محبوب حقیقی ہے۔

غسل شریف

غسل شریف میں علماءِ عظام اور سادات کرام اور حفاظ شریک تھے — جناب سیّد اظہر علی صاحب نے لحد کھود دی — جناب مولانا امجد علی صاحب نے حسب وصیّت شریف غسل دیا — اور جناب حافظ امیر حسن صاحب مرادآبادی نے مدد دی — مولٰنا سیّد سلیمان اشرف صاحب اور سیّد محمود جان صاحب اور سید ممتاز علی صاحب اور عمّ مکرم جناب مولانا محمد رضا خاں صاحب نے پانی ڈالا — یہ خاکسار اور جناب بھائی حکیم حسین رضا خاں صاحب اور جناب لیاقت علی خانصاحب رضوی اور منشی خدا یار خاں صاحب رضوی پانی دینے میں مصروف رہے — مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب علاوہ دیگر خدمات غسل کے وصیّت نامہ کی دُعا بھی لوگوں کو یاد کراتے رہے — مخدومنا مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب نے مواضع سجود پر کافور لگایا — جناب مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب نے کفن شریف بچھایا — مَیں نے نام اور کام اپنی ناتمام یاد پر لکھے ہیں اگر کسی صاحب کے نام و کام سے سہو ہُوا ہو تو معاف فرمائیں — عین وقتِ غسل ایک حاجی صاحب اعلیٰحضرت قبلہ سے ملنے تشریف لائے اُنہیں یہاں آکر وصال شریف کی خبر ہوئی تحفہ میں زمزم شریف اور مدینہ طیبہ کا عطر اور دیگر تبرکات ساتھ لائے تھے۔ زمزم شریف میں کافور تر کیا گیا اور خلعت رخصت میں لگا دیا گیا — تاجدارِ مدینہ کے قربان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ طیبہ سے سرکاری عطا عین وقت پر پہنچی وصالِ محبوب کے لیے وہ اُن کی خوشبوئیں

غسل شریف سے فراغ حاصل ہونے پر عورتوں کو زیارت کا موقع دیا گیا گھر میں عورتوں کی اور باہر مردوں کی بے حد کثرت تھی۔ عورتوں نے زیارت کر لی ___ لوگوں میں ایسا جوش کبھی نہ دیکھا گیا ___ کاندھا دینے کی آرزو میں آدمی پر آدمی گرتا تھا ___ وجد و شوق نے لوگوں کو از خود رفتہ و بے خود بنا دیا تھا جو جنازہ تک پہنچ لیے وہ ہٹنے کا نام تک نہ لیتے تھے ___ سے بسے ہوئے سدھارے

___ وہابی، رافضی، نیچری، حتیٰ کہ گاندھوی تک بکثرت شریک تھے ___ ایک رافضی المذہب انتہائی کوشش اور پوری قوت صرف کر کے جنازہ تک پہنچا اُسے ایک سُنّی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ مدت العمر اعلیحضرت کو تم لوگوں سے نفرت رہی جنازہ کو کاندھا نہ دینے دوں گا ___ اُس نے کہا کہ بھائی! اب مجھے یہ کہاں ملیں گے مجھے اب لِلّٰہ نہ روکو ___ جنازہ ہر وقت کم از کم بیس کاندھوں پر رہا شہر میں کسی جگہ نماز کی گنجائش نہ تھی، عیدگاہ میں نمازِ جنازہ ہوئی۔ پہلے سے عیدگاہ کے کسی معین راستہ کا اعلان نہ تھا مگر دو رویہ چھتیں عورتوں سے اور راستے مردوں سے بھرے ہوئے منتظر تھے کہ امام اہلسنّت کا یہ آخری جلوس ہے لاؤ نظارہ کر لیں ___ بعد نماز عیدگاہ میں زیارت کرائی گئی اور واپسی پر تمام راہ میں لوگوں نے دل کھول کر زیارت کی۔ حسب وصیّت کرد ڑوںؔ درود والی نظم[1] نعت خواں پڑھ رہے تھے۔



[1] یہ نظم حدائق بخشش حصّہ دوم میں طبع ہوئی ہے۔